کیا یہ سچ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں خبر دے دی ہے کہ آقائے نامدار ﷺ سے یہود ونصاریٰ رضامند نہیں ہوں گے؟

اللہ رب العزت نے یہود ونصاریٰ کی روش کے متعلق یہ اطلاع رخبر دی ہے:

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ ٱلْيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَـٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

''اور آپ (ﷺ) سے یہودی اور نہ ہی نصاریٰ (من حیث القوم) راضی ہوں گے
اس وقت تک جب تک آپ اُن کے طریقے کی پیروی نہیں کرتے'' (حوالہ البقرۃ۔۱۲۰)

عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے۔ بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے انہیں اللہ کا رسول تسلیم ہی نہیں کیا تھا بلکہ ان کے قتل کی سازش میں ملوث ہو گئے اور پھر انہیں قتل کرنے کا جھوٹا دعویٰ بھی کیا تھا۔ ان کے قتل کرنے کے جھوٹے قول کی تردید میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انہیں صلیب پر بھی نہیں لے جایا گیا تھا۔ بنی اسرائیل صلیب پر قتل کو تذلیل کی دلیل سمجھتے اور مانتے تھے اور ایسے شخص کو معزز نہیں گردانتے تھے۔ سلام ہو عیسیٰ علیہ السلام پر۔ پیدائش سے قبل ہی ان کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم صدیقہ کو وعدہ دیا گیا تھا کہ وہ وَجِيهًا فِي ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ''دنیا اور آخرت دونوں میں معزز، آبرو والے ہوں گے''۔ جھوٹے قول کی نفی کرنے کے بعد کہ انہیں یقیناً قتل نہیں کیا گیا تذلیل کے پہلو والی بات کی بھی نفی کر دی کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر بھی نہیں لے جائے گئے تھے۔

موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی بنی اسرائیل نے تذلیل کا پہلو رکھنے والی کوئی بیہودہ بات کہی تھی

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟ ۚ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾ (الاحزاب۔۶۹)

''اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ (علیہ السلام کے متعلق ناگوار بات کہہ کر ذہنی طور پر ان) کو ایذا پہنچائی۔
پھر جو بات انہوں نے کہی اللہ نے اس سے موسیٰ (علیہ السلام) کو بری الذمہ قرار دیا۔ اور وہ اللہ کے ہاں معزز، آبرو والا تھا''

واضح رہے کہ قرآن مجید میں لفظ وَجِيهًا (معزز) موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کیلئے استعمال کیا گیا ہے جو دونوں بنی اسرائیل کی جانب نبی اور رسول تھے۔ آئیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہم اچھی طرح ذہن نشین کر لیں ''اے ایمان والو! ان کی طرح نہ ہو جانا'' کیونکہ

ہمیں کتابوں یہاں تک کہ قرآنِ مجید کے حاشیوں اور بعض ''تفاسیر'' کو پڑھتے ہوئے بھی انتہائی ناگوار باتیں لکھی ہوئی ملتی ہیں۔ رسولوں کی شان اور مرتبہ سے مطابقت نہ رکھنے والی بعض لوگوں کے تخیل سے کہی ہوئی باتوں پر بلا جھجک وخوف لکیر پھیر دیا کریں۔

بنی اسرائیل کا ایک گروہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا تھا اور جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہلاتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کے رسول کے علاوہ اب اور بہت کچھ قرار دیتے ہیں۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ ان باتوں سے بلند ہے جو جھوٹ وہ کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس دوٹوک خبر کی موجودگی میں کہ آقائے نامدار ﷺ سے یہود راضی ہوں گے اور نہ نصاریٰ، یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ آخر زمان میں ''عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی'' پر اہل کتاب اُن کی بات مان کر آقائے نامدار ﷺ پر ایمان لاکر ان سے راضی ہونے کا اظہار کردیں گے؟